

غیر مقلدین امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ حدیث میں یتیم تھے اور صرف اُنکو 17 حدیث یاد تھی اور یہ امام کے قول بطور دلیل پیش کرتے ہیں :

(1) خطیب بن بغدادی کی تاریخ کا حوالہ دیتے ہوئی امام عبد اللہ بن مُبارک کا قول کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ حدیث میں یتیم تھے۔

(2) تاریخ ابنِ خلدون کا قول کتاب "تاریخ ابنِ خلدون" میں 17 احادیث یاد والا قول پیش کرتے ہیں -

امام اعظم ابو حنیفہ اور اعتراضات کا علمی جائزہ

قافلہ حق، جولائی، اگست، ستمبر 2011ء

آج کے دور میں مخالفین کی روحانی نسل پھر سے امام اعظم ابو حنیفہ کی شخصیت پر کیچڑ اچھالنے اور ان کی بے داغ زندگی کو (العیاذ باللہ) داغدار ثابت کرنے کے لیے چند شبہات کو ہوا دینے کا منفی پروپیگنڈا شروع کر رکھا ہے۔ ہم ان شاء اللہ انتہائی مثبت انداز میں امام صاحب کے مناقب بھی بیان کریں گے اور آپ کی ذات پر کیے جانے والے اعتراضات کا دفاع بھی اس سلسلے میں اتحاد اہل سنت والجماعت پنڈی کے زیر اہتمام مورخہ 19 جون کو اسلام آباد میں ایک عظیم الشان سیمینار کا انعقاد ہو رہا ہے۔

اس کے اغراض و مقاصد میں جامع بات یہی ہے کہ فقہ اور فقہاء کی اہمیت کو بیان کر کے معاشرے میں مروج اور موجود ایسے تمام رسوم و رواج کو بالکل جڑ سے اکھاڑ پھینکا جائے جن سے علمی فتنے اور عملی فسادات رونما ہو رہے ہیں۔ ہم مثبت انداز میں سیاست اور عسکریت سے بالکل الگ تھلگ اپنی علمی کاوشوں میں شب و روز مصروف ہیں۔ ہاں! البتہ اگر دین کے نام پر علمی اور اعتقادی فتنے دین ہی کو نقصان دینے کا سوچیں گے تو ہم اپنے اکابر کے نقش قدم پر ان کا بھرپور علمی انداز سے جواب پہلے بھی دیتے تھے، اب بھی دے رہے ہیں اور آئندہ بھی دیتے رہیں گے۔ باقی رہا ضد اور تعصب... سیدھی سی بات ہے ہمارے پاس اس لاعلاج مرض کی کوئی دوا نہیں۔

قدیم ذی وقار! حرماں نصیب لوگوں نے امام صاحب کی شخصیت پر ویسے تو کئی ”لام کاف“ کہے ہیں اور اتہامات لگائے اور پھیلائے ہیں لیکن ان میں چند ایک کو مخالفین

بہت مضبوط سمجھتے ہیں۔ ذیل میں اللہ کی توفیق سے ان شبہات کا جائزہ لیتے ہیں۔

خطیب بغدادی کی تاریخ کا حوالہ دیتے ہوئے امام عبد اللہ بن مبارک کے قول کو پیش کیا جاتا ہے کہ انہوں نے فرمایا:

کان ابو حنیفۃ یتیمًا فی الحدیث

تاریخ بغداد، خطیب ج 11 ص 292

کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ حدیث میں ”یتیم“ تھے۔ محمد یوسف جے پوری نے بھی اسی بات کو ”قیام اللیل“ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

حقیقۃ الفقہ 118

یتیم فی الحدیث کا کلمہ تنقیص اور جرح کے لیے نہیں بلکہ کلمہ مدح ہے کیونکہ محاورہ میں ”یتیم“ کے معنی یکتا، منفرد اور بے مثل کے بھی آتے ہیں۔ ملاحظہ ہو !!!

کل شیء مفرد یعنی نظیرہ فهو یتیم یقال درۃ یتیمۃ۔

الصحاح امام جوہری ج 5 ص 342، مختار الصحاح امام رازی ج 1 ص 745، المعجم الوسط ج 2 ص 1063

ہر وہ اکیلی چیز جس کی مثال کمیاب ہو ”یتیم“ ہے جیسے کہا جاتا ہے درۃ یتیمۃ (نایاب موتی)

باقی امام عبد اللہ بن مبارک تو امام ابو حنیفہ کے ایسے مداح ہیں کہ ان کی زبان مبارک سے امام صاحب کے بارے میں ہمیشہ مدح اور منقبت ہی صادر ہوئی ہے۔ مثلاً وہ خود فرماتے ہیں کہ

افقہ الناس ابو حنیفۃ ما رأیت فی الفقہ مثله

تہذیب التہذیب لابن حجر ج 6 ص 559، 560

لوگوں میں سب سے بڑے فقیہ ابوحنیفہ ہیں، میں نے فقہ میں ان کی مثل کسی کو نہیں دیکھا۔

یہی امام عبد اللہ بن مبارک یہ بھی فرماتے ہیں کہ

لولا ان الله تعالى اغاثني بابي حنيفة وسفيان كنت كسائر الناس

تہذیب التہذیب لابن حجر ج 6 ص 559، 560

اگر اللہ تعالیٰ امام ابوحنیفہ اور امام سفیان کے ذریعہ میری مدد نہ کرتا تو میں عام لوگوں کی طرح ہوتا۔

امام ابوحنیفہ کی مزید مدح کرتے ہوئے امام عبد اللہ بن مبارک فرماتے ہیں:
ان كان الاثر قد عرف واحتيج الى الراي؛ فرأى مالك وسفيان وابي حنيفة وابوحنيفة احسنهم وادقهم فطنة واغوصهم على الفقه وهو افقه الثلاثة۔

تاریخ بغداد ج 11 ص 266

اگر اثر (حدیث) میں فقہ کی ضرورت پیش آئے تو اس میں امام مالک امام سفیان اور امام ابوحنیفہ کی رائے معتبر ہوگی۔ امام ابوحنیفہ ان سب میں عمدہ اور دقیق سمجھ کے مالک ہیں فقہ کی باریکیوں میں گہری نظر رکھنے والے اور تینوں میں بڑے فقیہ ہیں۔

بلکہ امام ابوحنیفہ پر ناز کرتے ہوئے عبد اللہ بن مبارک فرماتے ہیں کہ

ها توافي العلماء مثل ابي حنيفة والافدعونا ولا تعذبونا

مناقب موفق مکی ج 2 ص 52

علماء میں امام ابو حنیفہ کی مثل لاؤ ورنہ ہمیں معاف رکھو اور کوفت نہ دو۔
ان کے علاوہ کئی اقوال امام صاحب کی منقبت و شان میں امام عبداللہ بن مبارک
میں مختلف کتب میں پائے جاتے ہیں۔ لہذا یتیماء فی الحدیث سے جرح سمجھنا امام ابو بکر
خطیب بغدادی کی غلطی ہے جسے مؤلف ”حقیقۃ الفقہ“ نے محض عناد کی وجہ پیش کیا ہے۔
اس کے علاوہ حافظ ابوالحسن احمد بن ایبک ابن الدمیاطیؒ 749ھ کو قول نقل
کر دیا جائے جو اس امر میں کافی ہے، فرماتے ہیں:

هذا بالمدح اشبه منه بالذم فان الناس قد قالوا درة یتیماء اذا كانت
معدودة المثل وهذا اللفظ متداول للمدح لا نعلم احدا قال بخلاف - وقيل؛
یتیم دهره وفريد عصره وانما فهم الخطيب قصر عن ادراك ما لا يجهله عوام
الناس۔

المستفاد من ذیل تاریخ بغداد ج 2 ص 93

یتیماء فی الحدیث کا لفظ مدح کے زیادہ مشابہ ہے نہ کہ ذم کے کیونکہ عام طور پر
جب کسی چیز کی مثالیں کم ملتی ہو تو لوگ ”درة یتیماء“ کا لفظ بولتے رہتے ہیں اور یہ لفظ
عام طور پر رائج ہے۔ ہمیں معلوم نہیں کہ کسی نے اس میں اختلاف کیا ہو جیسا کہ یتیم
دھر اور فرید عصر وغیرہ الفاظ بولے جاتے ہیں خطیب بغدادی کی فہم اس بات کو سمجھنے سے
قاصر رہی جس سے عوام بھی بے خبر نہیں۔

اس کے بعد قارئین ہم ایک مشہور اعتراض کی طرف آتے ہیں جو آج کل
ہر ایرے غیرے کی تحریر اور تقریر میں سننے اور پڑھنے کو ملتا ہے کہ ”تاریخ ابن خلدون
میں ہے:

فابو حنیفة یقال بلغت رواية الى سبعة عشر حديثاً

حقیقۃ الفقہ ص 118 ؛ محمد یوسف غیر مقلد و دیگر کتب غیر مقلد

لام ابو حنیفہ کی نسبت کہا گیا ہے کہ ان کو سترہ حدیثیں پہونچی ہیں۔“
اس کا جواب بہت واضح ہے کہ علامہ عبدالرحمن ابن خلدون م 808ھ نے کسی
مجہول شخص کا قول نقل کیا ہے۔ اہل علم جانتے ہیں کہ خود لفظ ”یقال“ سے تعبیر کرنے
میں اس کے ضعف اور باطل ہونے کی طرف اشارہ بھی کر دیا۔ بلکہ علامہ ابن خلدون نے
اس کا یوں رد فرمایا ہے کہ

وقد تقول بعض المبغضين المتعسفين الى ان منهم من كان
قليل البضاعة في الحديث فلماذا قلت روايته ولا سبيل الى هذا المعتقد في كبار
الائمة لان الشريعة انما تؤخذ من الكتاب والسنة۔

تاریخ ابن خلدون ج 1 ص 666

بغض سے بھرے اور تعصب میں ڈوبے لوگوں نے بعض ائمہ کرام پر یہ الزام
لگایا ہے کہ ان کے پاس حدیث کا سرمایہ بہت کم تھا اسی وجہ سے ان کی روایتیں بہت کم ہیں
۔ کبار ائمہ کی شان میں اس قسم کی بدگمانی رکھنے کی کوئی معقول وجہ نہیں کیونکہ شریعت
قرآن و حدیث سے لی جاتی ہے۔

اس صراحت سے معلوم ہوا کہ سترہ حدیثیں روایت کرنے کا الزام وغیرہ محض
متعصبین کا تعصب ہے، ائمہ حضرات کے دامن اس جیسے الزام سے پاک ہیں۔ مناسب
معلوم ہوتا ہے کہ صحیح روایات و اسانید سے مروی خبا و آثار بیان کر دیے جائیں جن سے لام
صاحب کی حدیث میں وسعت اطلاع، و فور علم اور جلالت شان معلوم ہو۔ چنانچہ

1: امام ابو عبد اللہ الصمیری اور امام موفق بن احمد مکی نے اپنی سند سے امام حسن بن صالح سے روایت کیا ہے: امام ابو حنیفہ ناسخ منسوخ احادیث کے پہچان میں بہت ماہر تھے۔ حدیث جب نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم یا آپ کے اصحاب سے ثابت ہو تو اس پر عمل کرتے تھے اور اہل کوفہ (جو اس وقت حدیث کا مرکز تھا) کی احادیث کے عارف تھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری فعل کے حافظ تھے۔

اخبار ابی حنیفہ للصمیری ص 11، مناقب موفق مکی ج 1 ص 98

2: امام موفق مکی سند صحیح کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ امام ابو یوسف فرماتے ہیں: (امام ابو حنیفہ کے قول کی تقویت میں) کبھی مجھے دو احادیث ملتیں اور کبھی تین میں انہیں امام صاحب کے پاس لاتا تو آپ بعض کو قبول کرتے بعض کو نہیں اور فرماتے کہ یہ حدیث صحیح نہیں یا معروف نہیں، تو میں عرض کرتا حضرت آپ کو کیسے پتا چلا؟ تو فرماتے کہ میں اہل کوفہ کے علم کو جانتا ہوں۔

مناقب موفق مکی ج 2 ص 151، مناقب کردری ج 2 ص 103

3: امام یحییٰ بن نصر بن حاجب فرماتے ہیں: میں امام ابو حنیفہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو ان کا گھر کتابوں سے بھرا ہوا تھا میں نے عرض کی یہ کیا ہیں؟ فرمایا: یہ ساری احادیث ہیں، میں ان سے وہ بیان کرتا ہوں جس سے عوام کو نفع ہو۔

مناقب ابی حنیفہ للنیسابوری بحوالہ مناقب کردری ج 1 ص 151، مسند ابی حنیفہ لابی نعیم بحوالہ الجوابر المنیفہ للزیدی ص 31 مناقب موفق مکی ج 1 ص 95

4: امام حافظ اسماعیل العجلونی الشافعی م 1162 ھ فرماتے ہیں: (ابو حنیفہ) فہور ضی اللہ عنہ حافظ حجت فقہیہ۔ عقد الجوابر الثمین للعجلونی ص 4

قد نین آپ اندازہ فرمائیں کہ اس قول میں امام صاحب کو حافظ اور حجت کہا گیا حافظ ایک لاکھ احادیث کی سند و متن اور احوال رواۃ کے جاننے والے کو کہتے ہیں اور حجت تین لاکھ حدیثوں کے حافظ کو کہتے ہیں۔

قواعد فی علوم الحدیث؛ عثمانی ص 29

5: امام محمد بن سماع فرماتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ نے اپنی تمام تصانیف میں ستر ہزار سے کچھ اوپر احادیث ذکر کی ہیں اور اپنی کتاب الآثار چالیس ہزار احادیث سے انتخاب کر کے لکھی ہے۔

مناقب کردری ج 1 ص 151، ذیل الجواب المزیئہ؛ ملا علی القاری ج 2 ص 474

امام اعظم پر قلت حدیث کا الزام غلط محض ہے آپ کثیر الحدیث تھے اور اصطلاح محدثین میں حافظ و حجت تھے۔ رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ۔ ہم ان شاء اللہ امام اعظم کی تعلیمات کو اپنائیں گے بھی اور اس کے خلاف ہونے والے بے جا گھناؤنے پروپیگنڈے کا علمی سد باب بھی کریں گے اور ہم اس کے لیے پر عزم ہیں کہ وطن عزیز میں فقہ حنفی کو نافذ کیا جائے اگر ہمیں اس کے لیے اپنی جان جو کھوں میں ڈالنی پڑی تو ہم اس کو اپنے لیے سعادت سمجھیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی پناہ میں رکھے اور روز قیامت اپنے امام ابو حنیفہ کی معیت اور صحابہ کرام کی پیروی میں بہشت کے ان اعلیٰ درجات میں جگہ عطا فرمائے جہاں ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمسائیگی کا شرف نصیب ہو۔ آمین والسلام

مہر ریاس کھن